

## عورت کی امامت کا مسئلہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

عورت عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے، جیسا کہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الشَّهِيدَةِ، فَنُزِرْهَا، وَأَمْرُ أَنْ يُؤَدَّنَ لَهَا، وَتَقَامَ، وَتَوْفُّمٌ أَهْلُ دَارِهَا فِي الْفَرَائِضِ.“  
 ”رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، تم ہمارے ساتھ شہیدہ کی طرف چلو، ہم اس کی زیارت کریں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے لیے اذان کہی جائے، اقامت کہی جائے اور وہ فرض نمازوں میں اپنے گھروالوں کی امامت کریں۔“

(مسند الامام احمد: ۶/۴۰۵، سنن ابی داؤد: ۱/۸۷، ح: ۵۹۲، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ (۱۶۷۶) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۳۳۳) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ کسی امام کا کسی راوی کی منفرد روایت کی تصحیح کرنا، اس کی توثیق ہوتی ہے۔ اس کا راوی الولید بن عبد اللہ جمیع الزہری جمہور محدثین کے نزدیک ”ثقة“ ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس سے روایت لی ہے۔

حافظ ابن القطان رحمہ اللہ کا اس کے متعلق لایعرف حالہ کہنا صحیح نہیں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ کا اسے البحر وحین (۷۸/۳-۷۹) میں ذکر کرنا، پھر اسے الثقات (۵/۴۹۲) میں بھی ذکر کرنا تعجب خیز ہے!

گھروالوں سے مراد گھر کی عورتیں ہیں، جیسا کہ امام الائمہ ابن خزمیہ رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے: باب إمامة المرأة النساء في الفريضة. ”فرض نمازوں میں عورت کا عورتوں کی جماعت کرانے کا بیان۔“

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے بھی ایسے ہی باب قائم کیا ہے۔ (الاولیٰ لابن المنذر):

## دلیل نمبر ②: حجرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں:

أَمَّتْنَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي الْعَصْرِ ، فَقَامَتْ بَيْنَنَا .

”نماز عصر میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہماری امامت کی، وہ ہمارے درمیان میں کھڑی

ہوئیں۔“ (المطالب العالیۃ لابن حجر: ۴۲۷، وسندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام اسحاق بن راہویہ اور حافظ ابن حزم وغیرہم رحمہم اللہ عورت

کی امامت کے جواز کے قائل ہیں۔

جناب عبدالحی لکھنوی حنفی (۱۲۶۴-۱۳۰۴ھ) لکھتے ہیں:

ولا يخفى ضعفه ، بل ضعف جميع ما وجهوا به الكراهية ، كما حققناه

فی تحفة النبلاء ، ألفناها فی مسئلة جماعة النساء ، وذكرنا هناك أنّ الحقّ

عدم الكراهة ، كيف لا ؟ وقد أمّت بهنّ أمّ سلمة .....

”یہ وجہ کہ عورت صف کے درمیان کھڑی ہو کر ممنوع کا ارتکاب کرے گی، اس کا ضعف مخفی

نہیں، بلکہ ان تمام کی تمام وجوہ کا ضعیف ہونا مخفی نہیں، جو عورت کی امامت کے مکروہ ہونے کے

حوالے سے بیان کی جاتی ہیں، جیسا کہ ہم نے تحفۃ النبلاء میں اس کی تحقیق بیان کر دی ہے۔ ہم

نے یہ رسالہ عورتوں کی جماعت کے مسئلہ کے بارے میں لکھا ہے۔ ہم نے اس میں ذکر کیا ہے کہ

حق یہ ہے کہ عورت کی امامت مکروہ نہیں ہے۔ عورت کی امامت کیسے مکروہ ہو سکتی ہے؟ جبکہ سیدہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کی ہے۔۔۔“

(عمدة الرعاية فی شرح الوقاية از لکھنوی: ۱۵۲/۱)

**الحاصل:** عورت، عورتوں کی امام بن سکتی ہے، یہی حق ہے۔ کراہت کے

قائلین کا قول بے دلیل ہونے کی وجہ سے ناقابل التفات ہے۔